Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ لگن پیدا کرو کہ قرآنی علوم و معارف حاصل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھو گے

روحانی اور مادی علوم میں کوئی دوری نہیں۔ قرآن کریم میں ان دونوں علوم کے لئے آیت کا لفظ استعمال ہوا

تعلیمی منصوبہ پر عمل کرنے کے لئے جماعت کو جتنی کوشش کرنی چاہیئے تھی ابھی اس کا دسواں حصہ بھی کوشش نہیں کی گئی

ہمارے بچوں کی تحصیلِ علم کی صلاحیتوں کی نشوونما کا ایسا انتظام کیا جائے کہ کوئی بچہ علم حاصل کرنے سے محروم نہ رہے

مسجد احمدیہ اسلام آباد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ

اسلام آباد ۳۰ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد احمدیہ اسلام آباد میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔

نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے اسلام کے موعودہ غلبہ کے تعلق میں جس کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں اپنے جاری کردہ تعلیمی منصوبہ کی اہمیت بہت روح پرور انداز میں ذہن نشین کرائی۔ حضور نے فرمایا اسلام کا کامل غلبہ قرآنی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے جس حسن و احسان کے ذریعہ مقدر ہے۔ اس سے حسب استعداد مستفیض اور بہرہ اندوز ہونے میں اس تعلیمی منصوبہ کی تمام شقوں پر کماحقہ عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

اس تعلق میں حضور نے واضح فرمایا کہ ہمیں دو باتیں بنیادی اصل کے طور پر بتائی گئی ہیں۔ اول یہ کہ الخیر کلہ فی القرآن اور دوسرے یہ کہ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یعنی یہ کہ ہر قسم کی خیر قرآن مجید میں موجود ہے۔ اور یہ کہ ہر برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کے ساتھ وابستہ ہے جہاں تک قرآن مجید کا تعلق ہے انسان اس کے سمجھنے میں غلطی کر سکتا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے صحیح طور پر قرآنی تعلیم کا جو مفہوم سمجھا۔ اور پھر جس طرح اس پر عمل کر کے دکھایا ٹھیک ٹھیک اس کے مطابق ہی تم بھی قرآن کو سمجھو اور اس پر عمل کرو تاکہ تم غلطی سے بچ سکو۔ اس کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل پیروی اور آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قرآنی تعلیم کا حصول ضروری ہے۔ یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم اول علم حاصل کریں۔ دوسرے ہمارے دلوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیار پیدا ہو۔ تیسرے ہمارے اندر یہ جوش اور لگن موجود ہو کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔

حضور نے فرمایا اس غرض کی کماحقہ تکمیل

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

روزنامہ الفضل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۹ رجب ۱۴۰۰ھ | ۲ احسان ۱۳۵۹ ہش | ۳ جون ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۲۶

— اخبار احمدیہ —

۔• ربوہ ۲ احسان (جون) سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی صحت کے بارے میں آج صبح بذریعہ ٹیلیفون موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق

حضور کی صحت گردوں میں انقباض اور کمزوری کی وجہ سے ویسی ہی ہے۔

احباب کرام اللہ جلشانہ خدائے شافی مطلق رحیم و کریم کے آستانے پر جھکے رہیں اور اپنی سجدہ گاہوں کو اپنے آنسوؤں سے تر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضور کو صحت یابی عطا کرے اور آپ کو دین حنیف کی خدمت کرنے والی بابرکت عمر عطا کرے آمین

۔• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر اور کمزوری کی وجہ سے بدستور ناساز ہے۔ احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت یابی عطا کرے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ انتقال فرما گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲ احسان/ جون۔ احباب جماعت کو انتہائی افسوس اور رنج سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بڑی صاحبزادی اور محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ آج قریباً ایک بجے شب انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ کی عمر قریباً ۷۲ برس تھی۔ آپ کی پیدائش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ۱۹۰۸ء کو ہوئی تھی۔

ادارہ الفضل اس سانحہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے آمین

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ احسان ۱۳۵۹ ہش
۱۹ رجب ۱۴۰۰ ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مبارک طریق

حیات کی طباعی جہاں نت نئی خوشیاں تخلیق کرتی ہے وہیں پر اُسے ہر آن اور ہر ساعت نیا نوحہ بھی سننا پڑتا ہے۔ نئی چیخیں ابھرتی ہیں۔ نئی آہیں گھٹتے ہوئے سینے سے آزاد ہوتی ہیں۔ حیات کے ستم ہائے دروں میں یہ بات لازمہ کی حیثیت اختیار کئے رکھتی ہے۔ ع

"ہے الم کا سورہ بھی جزوِ کتابِ زندگی"

رنج و دکھ اور الم بھی انسان کے اس طرح لازمِ حال پڑے ہوئے ہیں کہ ان سے کسی طرح مفر نہیں۔ کوئی چارہ نہیں۔ یہ میوہ ہر شخص کو چکھنا پڑتا ہے اور یہ درد ہر کسی کو سہنا پڑتا ہے۔ کوئی لاکھ بھاگے، کہیں جائے اس سے کوئی جائے پناہ نہیں۔

دکھ اور درد انسانی زندگی کی وہ تکلیف دہ حقیقت ہیں جنہوں نے انسان کی سوچ کو ہمیشہ گمراہ کیا ہے اور دنیا بھر کے فلاسفر اور اہلِ فکر اس نکتے پر آکر زندگی کے بارے میں نت نئے تصورات گھڑنے شروع کر دیتے ہیں۔ مقصد سبھی کا ایک ہے کہ انسانی زندگی کو دکھوں اور درد و تکالیف سے کیونکر بچایا جائے۔ انسان کو سُکھی کس طرح کیا جائے۔ خوش حالی اور سکون کس طرح حاصل کیا جائے۔ اسی موڑ پر آکر دہریت اور لادینیت کی متعدد شاخیں پھوٹتی ہیں اور انسان کا محدود ذہن متعدد بھول بھلیوں میں گرفتار ہوتا جاتا ہے۔ اور گمراہیوں اور ظلمتوں کے طویل و عریض باب رقم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

دکھ انسانی زندگی کی سب سے بڑی حقیقت ہے۔ اس زاویئے سے زندگی کو دیکھا جائے تو لامحالہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان اُبھر کر سامنے آجاتا ہے کہ انسانی زندگی کے اس اہم ترین باب کے بارے میں دینِ حنیف میں کیا مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ناقص بندوں کی کس طرح رہنمائی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی آخری کتاب میں اس بارہ میں کیا راہ نمائی ہے۔ یہ سوال ایک صاحبِ ایمان کو خود بخود ہی اس حقیقت پر مستحکم کر دیتا ہے کہ انسانی زندگی کے اتنے بڑے باب کے بارے میں کلامِ مجید خاموش نہیں رہ سکتا اور دوسری بات یہ کہ اس آخری کتاب میں جو بھی اس بارہ میں لکھا ہوگا وہ سب سے اعلیٰ، ارفع اور بلند ہوگا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں قرآن حکیم کی آیات پر نظر دوڑائی جائے تو ہمیں ایک آسمانی آواز بڑے اعتماد سے یہ کہتی سنائی دیتی ہے کہ:۔

"اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝" (الرعد: ۲۹)

ترجمہ: جو ایمان لائے ہوں اور ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہوں (ان کو ہدایت دیتا ہے) پس سمجھ لو کہ اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔

اس آیت میں نہ صرف یہ کہ حیاتِ انسانی کے ایک نہاں در نہاں راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ بات اچھی طرح سے اپنے ذہنوں میں اتار لو اور دلوں پر نقش کر لو کہ حقیقی اطمینان اور سکون کا منبع صرف اور صرف ذاتِ خداوندی اور اس کا ذکر ہے اس کے علاوہ یہاں پر یہ ذکر بھی موجود ہے کہ یہ بات صرف زبانی دعویٰ نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ موجود ہیں کہ جو اپنے ربّ کی یاد ہی سے سکون پاتے ہیں۔ گویا کہ دوسرے لفظوں میں انسانوں کو یہ بتا دیا کہ تمہارے دکھ درد کی گھڑی اور بے سکونی کے ایام کا دور بھی ہے۔ ذکر اللہ میں گم ہو جاؤ۔ جب بھی دل بے قرار ہو کوئی غم آن پڑے۔ کوئی مشکل گھیرے۔ سب سے پہلے یہی نسخہ اپنے مولیٰ کے حضور جھک جاؤ اور اس ذات سے مدد چاہو کہ جو دنیا و آخرت میں ابدی سکون اور محبت کا سرچشمہ ہے۔

ذکرِ الٰہی کی صرف یہی فضیلت نہیں ہے کہ اس سے دل کو اطمینان اور سکون ملتا ہے بلکہ ذکرِ الٰہی کی اور فضیلتیں بھی بیان ہوئی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:۔

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝"

(الانفال: ۴۶)

ترجمہ: اے مومنو! جب تم (کافروں کی) کسی فوج کے مقابل پر آؤ تو قدم جمائے رکھو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

ایک اور جگہ پر ارشاد ہے:۔

"فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝"

(جمعہ: ۱۱)

ترجمہ:۔ اور جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کیا کرو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

دونوں آیات مذکورہ بالا میں ایک بات بڑی وضاحت سے بیان ہوئی ہے کہ ذکر اللہ فلاح اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بتاتا ہے کہ اگر تم اپنے مقاصد میں کامیابی چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔ اس کے علاوہ پہلی آیت میں ضمنی طور پر یہ مضمون بھی بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے انسان کے دل میں بہادری اور جرأت پیدا ہوتی ہے اور وہ مقابل فوجوں کے سامنے مردانہ وار ڈٹ جانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

ہمارے موضوع کا آغاز انسانی کلفتوں کے ذکر سے ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں پر دکھوں سے بھری ہوئی تاریک دنیا میں ذکر اللہ کی مشعل جلا کر امید اور یقین کی روشنی پیدا کی ہے وہاں پر وضاحت سے یہ بھی بتا دیا ہے کہ ذکر سے ہی تمہاری کامیابی وابستہ ہے یعنی یہ کہ نہ صرف تمہارے دل قرار پکڑیں گے اور تم غم اور دکھ کی شدت کو کم کرنے میں کامیاب ہو سکو گے بلکہ ہر قسم کی کامیابی اور کامرانی بھی اس ذریعہ سے تمہیں حاصل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کیا مراد ہے؟ اس کا شافی جواب حاصل کرنے کے لئے اس نکتے کو سامنے رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی ذکر افضل ہوگا جس سے دل تسکین پاتے ہیں اور جو مشکل اور مصیبت کے وقت مومنوں کی ڈھال بنتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات میں سے صرف ایک جملہ سارے سمندر کو کوزے میں بند کر دیتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی تکلیف یا ابتلا کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور ہمارا اپنا اور ان راست بازوں کا جو پہلے ہو گزرے ہیں ان سب کا تجربہ ہے کہ نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔"

(تفسیر سورۃ بقرۃ صفحہ ۴۴)

نماز سے سکینت ملتی ہے۔ نماز دنیا بھر کے دکھوں کے سامنے ایک ڈھال ہے۔ نماز سکونِ قلب اور اطمینانِ حقیقی کا ذریعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے محفوظ کر دے۔ انسان درد اور فرقت میں پڑا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب اسے حاصل ہو جس سے وہ اطمینان اور سکینت اُسے ملے جو نجات کا نتیجہ ہے مگر یہ بات اپنی کسی چالاکی یا خوبی سے نہیں مل سکتی۔ جب تک خدا نہ بلاوے یہ جا نہیں سکتا۔ جب تک وہ پاک نہ کرے یہ پاک نہیں ہو سکتا۔"

(تفسیر سورۃ بقرۃ صفحہ ۴۴)

فرمایا:۔

"نماز کیا چیز ہے؟ نماز اصل میں ربّ العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عاقبت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے،

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہسپانیہ میں اسلام

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، استاذ الجامعۃ الاحمدیۃ، ربوہ

(۴)

اسلامی حکومت کے اثرات کا ایک خاکہ

اب ہسپانیہ میں اسلامی حکومت کے علمی۔ مذہبی۔ تعمیری۔ فنی اور انتظامی کارناموں کا ذکر مختصراً کیا جاتا ہے:۔

علمی کارنامے:

مسلمان سلاطین خصوصاً عبدالرحمٰن اوّل، ہشام، الحکم اور عبدالرحمان الناصر کے زریں ادوار میں تمام قسم کے علوم کی ترویج ہوئی۔ علماء پر انعام و اکرام ہوتے۔ اموی دور کی علمی سرگرمیوں کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ الناصر کے زمانہ میں قرطبہ میں مدارس ثانویہ کی تعداد آٹھ سو تھی۔ سب سے بڑی یونیورسٹی جامع مسجد اعظم تھی (تاریخ ملت صفحہ ۹۷) جہاں سے ابن رشد ابن حزم، ابن سعد ایسے علماء نکلے۔ نصرانیت کا سب سے بڑا پیشوا سلوستر پاپائے روم اس جامعہ کا تعلیم یافتہ تھا۔ (تاریخ ملت صفحہ ۹۸)

جرجی کے قول کے مطابق غرناطہ میں ۱۳۷ چھوٹے بڑے مدرسے اور ستر کتب خانے تھے (اخبار الاندلس صفحہ ۲۳۲، ۳۰۴، باب ۲۸)

ڈوزی کے مطابق اموی خلیفہ الحکم کے کتب خانہ میں چار لاکھ کتب تھیں اور اسلامی اندلس میں ہر متنفس لکھا پڑھا جانتا تھا (عبرت نامہ اندلس صفحہ ۲۳۲)

مذہبی خدمات:

تمام اموی امراء نے عموماً اور خصوصاً ہشام (جو مذہبیت میں عمر بن عبدالعزیزؒ کے مثیل مشہور کئے جاتے تھے) اور عبدالرحمٰن الناصر (جس کو "خلیفہ" کا خطاب ملا) مذہب کے پابند اور علماء کے دلدادہ تھے۔ ہشام کو امام مالکؒ سے خاص عقیدت تھی۔ مسلمانوں پر انعام و اکرام کرتے اور خصوصاً علماء پر جس سے علماء اشاعت اسلام اور تبلیغ کی طرف مائل ہوئے۔ مسلمان سلاطین اسلام طریقہ آزاد کرتے جو آزادی کے بعد مسلمان ہو جاتے۔ مسلمانوں کی رواداری بھی اشاعت دین میں ممد رہی۔

تعمیری خدمات:

مسلمان سلاطین نے اپنے دور میں سڑکیں، پل۔ سرائیں۔ مسجدیں، محلسرائیں، آب وار خانے۔ تجارت گاہیں۔ درسگاہیں۔ محلات اور باغات بنوائے۔ ان میں مشہور محل الحمراء، "مشہور مسجد" مسجد قرطبہ" اسی طرح "قصر زہرہ" مشہور ہے اور "الرکامل" باغ بھی۔

فنی کارنامے:

مسلمانوں نے اپنے عہد میں علوم کے ساتھ فنون کو بھی ترقی دی۔ مثلاً مولی تراشنے۔ پتھر۔ لکڑی اور ہڈیوں پر نقش و نگار۔ دھاتوں کا کام، مٹی کی اشیاء، کپڑے بننے کی صنعت اور قالین وغیرہ فنون ہسپانیہ میں رائج تھے (الفنون الاسلامی)

آلات حرب و ضرب، توپ چکیاں بنانے کا بھی رواج تھا (نفح الطیب اردو ترجمہ ۳۹۱)

صاحب نفح الطیب لکھتے ہیں:۔

"فنون میں اندلس بہت خالق تھا"

نیز کاغذ اور توپ و بارود کی ابتدا ہسپانیہ سے ہوئی۔ (تاریخ ملت، تاریخ اندلس صفحہ ۹۷۹) اور (اخبار الاندلس باب ۳۹)

انتظامی امور:

ہسپانیہ میں اسلامی عہد حکومت میں مسلمان عام طور پر سیاسی۔ ثقافتی اور تمدنی اعتبار سے اندلس پر چھائے ہوئے تھے۔ مجلس شوریٰ قائم تھی۔ اسلامی قانون قضا رائج تھا۔ خارجہ پالیسی عام طور پر اچھی تھی۔ خراج و جزیہ کی رقم مسلمان رعایا پر خرچ ہوتی۔ پولیس اور فوج کا محکمہ الگ تھا۔ صفائی، روشنی، آب رسانی کے انتظامات تھے (تاریخ اندلس صفحہ ۹ اور اخبار الاندلس باب ۹)

علمائے ہسپانیہ

اسلامی دور میں ہسپانیہ نے بیشمار علماء پیدا کئے۔ قرطبہ میں خلفائے اندلس کے دربار میں علماء کا جمگھٹا رہتا تھا (تاریخ ملت) بقول مقری:۔

"قرطبہ علماء کا معدن، اہل علم و اصحاب الکتب کا مرجع تھا اور یہیں بینظیر تالیفات ہوئیں۔"

(نفح الطیب اردو ترجمہ صفحہ ۲۵۳)

ذیل میں مشہور علمائے ہسپانیہ کی ایک مختصر فہرست دی جاتی ہے ورنہ صرف زمانے قرطبہ ایک ہزار تھے[1]

جغرافیہ:

ہسپانیہ کا قدیم جغرافیہ دان ابو عبیداللہ البکری (متوفی ۱۰۹۴ء) ہے جس نے جغرافیہ کی ایک مشہور کتاب عربی زبان میں "المسالک والممالک" لکھی

تاریخ:

سب سے پہلا ہسپانوی مورخ ابوبکر الرازی تھا (متوفی ۹۴۷ء) اس کے علاوہ ابن صاعد قرطبی (ابو مروان (۵۰ کتب کا مصنف) ابن القرضی (۱۰۱۳ء) ابن الحیان (۱۰۷۶ء) ابو عمر ابن حجاج (۱۰۸۴ء) ابو الولید عبداللہ بن محمد (۱۰۱۳ء) ابوبکر بن عمر، عبدالواحد ابن جلیل (۱۰۰۹ء) عریب بن سعد (۹۷۶ء) ابن القوطیہ (۹۷۷ء) ابن حزم۔ احمد بن محمد ابن موسیٰ، ابو عمر احمد بن محمد قرطبی (۹۴۰ء) ابن خطیب جس نے تاریخ، طب وغیرہ پر گیارہ سو کتب لکھیں۔ ابن خلدون۔ ابن الشکوال۔

سائنس:

ابو القاسم بن احمد الجیریتی (۱۰۰۷ء) ابو عمر ابن حجاج۔ ابن صاعد، محمد بن علی ابن الحجاج۔ جس نے توپ ایجاد کی۔

منطق و فلسفہ:

ابن حزم (۴۰۰ کتب لکھیں) الاشعری۔ ابن جناح، ابن جابیرحل (یہودی) ابو الولید محمد بن احمد ابن رشد۔ ابن حسن نے فلسفہ و فقہ پر چار سو پچاس کتب تصنیف کیں۔ ابوبکر محمد بن یحییٰ، ابن طفیل ابوبکر ابن زر۔

نجوم و ہیئت:

عبدالرحمان الداخل۔ ابن الرحال (۱۰۵۰ء) سموئیل لیوی (یہودی) الزرقالی ابو اسحاق ابراہیم۔ ابن صاعد۔

حدیث و دینیات:

یحییٰ بن یحییٰ ابن کثیر۔ زیاد بن عبدالرحمٰن ابن القرطی۔ ابو عمر یوسف بن عبداللہ۔ ابن حزم۔ ابو علی الحسین،

ریاضی و حساب:

ابو القاسم مسلمہ بن احمد۔ ابن سعید۔ یوسف المعتمن (المریکا بادشاہ ۱۱۴۱ء) ابن عمر الفاقی (۱۰۳۵ء) الکرمانی (۱۰۰۰ء) ابن السمح (۱۰۳۵ء) ابن الصفار۔ ابن الرحال، گربرٹ یورپ کا ریاضی دان۔ سپین کا تعلیم یافتہ تھا۔

طب و جراحت:

مسلمانوں کا سب سے بڑا جراح ابو القاسم اللاطینی ۱۰۱۳ء تھا۔ اس کے علاوہ ابن سعد الکرمانی۔ ابن الواقد۔ ابن جناح۔ ابن جلجل قاضی ابو مروان،

علم اللسانیات:

الکرمانی۔ ابن جناح۔ سموئیل لیوی۔ جیوس زیری۔ ابو الحسن۔ دمشق بن لرط۔ ہاصرے۔ ابو زکریا یحییٰ (۹۵۰ء) ابن زیدون ابو علی عمر بن عبداللہ۔ ابو حیان۔

اسلامی حکومت کے زوال کے اسباب

(۱) بنو عباس اور بنو امیہ کی باہمی رنجش و چپقلش۔ خود خاندان بنو امیہ کی

[1] یہ فہرست "قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کی علمی خدمات" جلد ثانی مؤلفہ مولوی عبدالرحمان خان ندوۃ المصنفین دہلی اور تاریخ ملت صلاحیہ سے تیار کی گئی ہے۔

[2] قرطبہ کے علاوہ دیگر گھڑیاں رقیاس انکسار الاشعۃ، منزول، اصطرلاب ایجاد کئے۔ (تاریخ ملت)

باہمی رقابت و نفرت، حسد و عداوت اور سیاسی کشمکش بالآخر خانہ جنگی پر منتج ہوئی اس خانہ جنگی کی ابتداء عبدالرحمان الداخل کی وفات کے ساتھ ہی اس کے بیٹوں عبداللہ اور سلیمان کی طرف سے ہوئی۔ اور یہ سلسلہ کئی پشتوں تک جاری رہا۔

ادھر بنو عباس کی طرف سے علاء بن مغیث نے اندلس پر حملہ اور دوسری سازشوں نے حکومت کو کمزور کیا۔

(۲) نااہل حکمرانوں کا بھی مسلمانوں کے زوال میں بڑا دخل ہے۔ جنہوں نے حکومت کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ محض لہو و لعب اور تعیش میں مصروف رہے اور اسلامی حکومت کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا ان حکمرانوں میں ہشام المؤید محمد مہدی باللہ، المستعلی اور المستظہر وغیرہ شامل ہیں۔

(۳) اموی حکمرانوں نے اہل ہسپانیہ پر عدم اعتماد کے باعث اپنی حفاظت کے لئے زنگی و مصری غلام منگوائے اور ان کو خاص تربیت دی، لیکن ان غلاموں نے شاہی محل میں رسائی کو غلط طور پر استعمال کرتے ہوئے حکومت کے معاملات میں دخل اندازی شروع کی حتیٰ کہ بادشاہوں اور وزراء کے تقرر میں من مانی کارروائیاں کرنے لگے۔ ان غلاموں کے باعث اسلامی حکومت روبہ زوال ہوئی۔

(۴) نااہل امراء جن کو حکومت کی طرف سے لیاقت اور قابلیت سے قطع نظر۔ ذاتی پسند اور سفارش پر مقرر کیا جاتا تھا اسلامی حکومت کے لئے وجہ زوال ثابت ہوئے۔

(۵) ذات پات اور نسلی امتیاز بھی اسلامی حکومت کو معرض زوال میں لائے۔ امویوں نے دور دور سے رشتہ داروں کو بلا کر عہدے دیئے۔ خاندانی وجاہت اور نسلی تعصب میں مبتلا ہو کر نقصان اٹھایا۔

(۶) مذہبی تعصب اور فرقہ وارانہ امتیاز بھی باعث زوال ہوا۔ ہشام نے امام مالک رح سے عقیدت کے پیش نظر مالکی مذہب کو رواج دیا۔ جو بعد میں مالکی علماء اور دوسرے علماء کے شدید اختلاف سے فتنہ عظیم کا سبب بنا۔

(۷) مسلمانوں کے عہد میں ہونے والی بغاوتوں سے بھی اسلامی حکومت متاثر ہوئی۔ جو عمر و بن حفصون (مشہور ڈاکو) اور ابن مردان کے علاوہ عیسائی ریاستوں کی طرف سے اٹھتی تھیں۔ ان عیسائی ریاستوں کا آزادانہ قیام اور مسلم علاقوں کا ان سے انضمام، بالآخر مسلمانوں کے ہسپانیہ سے اخراج پر منتج ہوا۔

(۸) خود مسلمانوں کی خود غرضی اور ذاتی مفاد کے پیش نظر بدعنوانی و بدنظمی اسلامی حکومت کے زوال کی بڑی وجہ تھے۔

اشاعت اسلام کا آغاز

ہسپانیہ میں اشاعت اسلام کی تاریخ مسلمانوں کے پہلے حملہ ۲۷ھ سے بھی قبل کی ہے۔ پروفیسر آرنلڈ لکھتے ہیں:-

"مغربی یورپ میں قبول اسلام کی جو قدیم ترین مثال معرض تحریر میں آچکی ہے وہ سپین سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ واقعہ عربوں کے اندلس فتح کرنے سے قبل پیش آیا تھا۔"

(دعوت اسلام صفحہ ۱۴)

مسلمانوں کے پہلے حملہ سے تقریباً ۱۵ سال اور دوسرے بڑے حملہ سے پون صدی قبل کا واقعہ ہے کہ ایک یونانی "تھیوڈسکلوس" نامی (جو ۶۳۶ء میں اشبیلیہ کے اسقف کا جانشین ہوا) کے غلط عقائد کی وجہ سے اسے مردود قرار دیا گیا۔ اس پر وہ عربوں سے جا ملا اور ان کے ہاں جا کر مسلمان ہو گیا۔

تاریخ میں ہسپانیہ کا یہ پہلا مسلمان تھا۔ آرنلڈ کا قول کہ:-

"ممکن ہے اس کے بعد بھی اس قسم کے واقعات رونما ہوئے ہوں"

(دعوت اسلام صفحہ ۱۴)

غور کے لائق ہیں۔

چنانچہ اس واقعہ کے ۱۵ سال بعد پہلا اسلامی حملہ ۲۷ھ (مطابق ۶۵۰ء) میں ہوا۔ اگرچہ یہ حملہ ایک محض چھاپہ تھا جو کوئی مستقل اثر پیدا نہ کر سکا۔ تاہم یہ نتیجہ نکالنا بعید از قیاس نہ ہوگا کہ مسلمان حملہ آوروں نے (جن میں رسول اللہ صلعم کے دو صحابی رض بھی شامل تھے) اپنے کچھ فوجی دستے یہاں چھوڑے ہونگے (تاریخ اندلس) انہوں نے اپنے قیام کے دوران علم و عمل سے اہل ہسپانیہ کو تبلیغ کی ہوگی۔

اس کے بعد طارق کے حملہ سے قبل ہسپانیہ میں اشاعت اسلام کی امکانی کاوشیں شمالی افریقہ کی فتح کے بعد ۸۲ھ سے ۹۲ھ تک کے درمیان ملتی ہیں حسان بن نعمان والی افریقہ نے بربری و رومی قبائل کے سدباب کے لئے شمالی افریقہ میں جہاں فوجی دستے بھیجے وہاں تبلیغی جماعتیں بھی بھیجیں (تقریب اخبار الاندلس صفحہ ۳ ملخص تاریخ اندلس از محمد جمیل الرحمان)

عین ممکن ہے کہ یہ جماعتیں سپین و شمالی افریقہ کے درمیان حائل صرف ۱۲ میل لمبی آبنائے جبرالٹر کو عبور کر کے وہاں بھی پہنچتی ہوں اور اشاعت اسلام کے ذریعہ سپین کو اسلام کے لئے تیار کیا ہو۔

پھر موسیٰ بن نصیر (والی افریقہ) نے اسی زمانہ میں سپین کے متعلقہ علاقہ سبتہ پر ناکام حملے کئے، اور ادھر تبلیغ کی اہمیت کے پیش نظر ستر عرب مبلغ مقرر کئے۔ (اخبار الاندلس صفحہ ۳) اور قوی امکان ہے کہ ان لوگوں نے سبتہ اور سپین کے علاقہ کو تلوار کی بجائے دلوں کے فتح کرنے کے ذریعہ زیر نگین کرنے کی کوشش میں ادھر بھی مبلغین بھیجے ہوں جنہوں نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی ہو۔ اشاعت اسلام کا یہ سلسلہ بقول آرنلڈ ۱۰۹۹ء تک جاری رہا جبکہ سقوط غرناطہ کو سات برس گزر چکے تھے۔ (دعوت اسلام صفحہ ۱۵۰) (باقی)

قرآن کریم کی بلند شان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "اعجاز احمدی" میں کیا خوب فرماتے ہیں:-

"واللہ فی القرآن کل حقیقۃ
وآیاتہ مقطوعۃ لا تتغیر"

اللہ کی قسم۔ قرآن کریم میں ہر ایک حقیقت موجود ہے اور اس کی آیات قطعی ہیں جو ہمیشہ کے لئے ہیں اور نہیں بدلیں گی۔

"معین معین لتغلد نورہ معینا
ھداہ نمیر الماء لا یتکدر"

قرآن کریم صاف پانی ہے اور ہمارے خدا کا نور ہے۔ اس کی ہدایت صاف اور خالص پانی کی طرح ہے جس میں کوئی گدلاپن نہ ہو۔

"اری آیۃ کالغیث جاءت من السماء
وفیھا شفاء للذی لتدبر"

اس کی آیات نہایت درجہ حسین ہیں جو آسمان سے اتری ہیں اور ان میں فکر کرنے والوں کے لئے شفا ہے۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ وقف جدید کی ترسیل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی:-

"کام کی وسعت کے پیش نظر جتنی رقم کی ضرورت ہے وقف جدید کے چندہ میں اضافہ کر کے وہ بھی مہیا کریں۔"

(الفضل خطبہ فرمودہ ۴ جنوری ۱۹۸۰ء)

وقف جدید کے مالی سال کا چھٹا مہینہ شروع ہوگا ہے۔ احباب کرام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کی تعمیل کرتے ہوئے اپنا چندہ وقف جدید نمایاں اضافہ کے ساتھ ادا فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری صاحبان مال! براہ مہربانی اس مد کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

اداریہ: صفحہ ۲ سے آگے

پیدا ہو جائے گی۔" (تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۴۹)

فرمایا:-

"میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر دس دن بھی نماز کو سنوار کر پڑھیں تو تنویر قلب ہو جاتی ہے۔" (تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۵۰ سال پہلے، ۳ر جون ۱۹۳۰ء

ایک اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کی جھوٹی خبر اور اس کا ردِ عمل

احباب کی فدائیت اور والہانہ محبت کے تاریخی نظارے اور حضور کا اہم ارشاد

انہی جماعتوں میں اللہ تعالےٰ اپنے بندوں اور ان کے امام کے درمیان شدید محبت اور قربت کا کتنا گہرا رشتہ پیدا کر دیتا ہے۔ اس کا اندازہ عام حالات میں لگانا مشکل ہوتا ہے۔ اس صورت حال سے تبھی آگاہی ہوتی ہے جب کہ کوئی ابتلا یا مشکل پیش آئے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں آج سے ٹھیک ۵۰ سال پہلے کا دن یعنی آج ۳ر جون ۱۹۳۰ء کی تاریخ ایک ایسے درد انگیز امتحان اور ابتلا کا دن تھا جس نے احباب جماعت کے دلوں کو بری طرح زخمی کیا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی امام جماعت کے ساتھ احباب کی والہانہ محبت اور شیفتگی کے وہ روح پرور نظارے بھی سامنے آئے کہ دل بے اختیار رقت سے بھر جاتا ہے۔

اس واقع کا پس منظر یہ ہے کہ ۱۹۳۰ء کے لگ بھگ احمدیوں نے کانگرس کی سیاسی شورش کے خلاف اپنے دین کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے قیام امن کی جو مخلصانہ جد وجہد کی تھی اس سے ہندو اخبارات اور کانگرسی جماعت احمدیہ کے مخالف ہو گئے تھے۔ چنانچہ کسی فتنہ پرداز نے احباب جماعت کو تنگ کرنے کے لئے ان سے ایک خطرناک مذاق کیا اور انگریزی اخبار ٹریبیون کی ۳ر جون کی اشاعت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات کی بے بنیاد اور جھوٹی خبر شائع کر دی۔ یہ اطلاع بجلی کی طرح آن کی آن میں ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں پہنچ گئی اور جہاں احمدی تک بھی یہ خبر پہنچی اس کے دل و دماغ پر قیامت گذر گئی۔

بہت سے احمدیوں کی تو یہ حالت ہو گئی کہ گویا قوتِ گویائی سلب ہو گئی اور گھر کے لوگوں کو بتانا مشکل ہو گیا۔ احمدیوں کے گھروں میں کہرام بپا ہو گیا اور ہر مرد و زن جلد از جلد قادیان پہنچنے کی کوشش میں لگ گیا۔

احباب جماعت پر قیامت گذر گئی

اس خبر سے احباب جماعت کی کیا حالت ہوئی اس کی تمام تفاصیل تاریخ احمدیت جلد ششم کے صفحہ ۲۲۵ تا صفحہ ۲۳۲ پر موجود ہے۔ شیخ کریم بخش صاحب آف کوئٹہ نے یہ اطلاع سنی تو جماعت کوئٹہ کی طرف سے تعزیت کا تار دینے تار گھر گئے اور ساری رات وہیں بیٹھے روتے رہے جب دوسرے روز صبح ۴ بجے حضور کی خیریت کی اطلاع ملی تو گھر گئے۔

ملک (راجہ) علی محمد صاحب افسر مال نے انہی دنوں مظفر گڑھ سے مولوی عبدالرحیم صاحب درد کے نام مندرجہ ذیل مکتوب لکھا۔

"کل شام کو عزیزی چوہدری عبداللہ خان صاحب و ڈاکٹر محمد دین صاحب اخبار ٹریبیون کا پرچہ میری اطلاع کے لئے لائے وہ خود روتے ہوئے میرے پاس پہنچے۔ خبر پڑھ کر دل بے قرار ہو گیا۔ اٹھ کر میں نے اندر اپنی اہلیہ کو خبر دی جو سخت گھبرا گئی چند ساعت تو ہم سب بیٹھے زار زار روتے رہے دل میں غم و ملال کے بادل اٹھ کر آتے تھے اور قوت واہمہ قادیان لے جاتی تھی اور تصور قادیان کی حالت دغم و مصیبت کی ایسی تصویر کھینچتا تھا جس کی وجہ سے آنکھیں پھٹ جاتی تھیں اور کلیجہ منہ کو آتا تھا تمام رات میں نہیں سویا اور روتے ہوئے گذری۔ ... دل سے وہی صدا نکلتی تھی کہ یہ زلزلہ جو ہماری جماعت پر آیا ہے بے نظیر ہوگا اور اس کی مثال کسی گذشتہ جماعت کے حالات میں نہیں ملے گی۔ دل غم سے پُر ہو کر آنکھیں آسمان کی طرف اٹھ جاتی تھیں...

غرضیکہ گذشتہ رات ہمارے لئے قیامت کا نمونہ تھی۔ میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آج تک ایسی غم والی رات نہیں پائی۔"

ڈاکٹر محمد علی خان صاحب اقریٰ کو یہ خبر پڑھتے ہی دل کو ضعف ہو گیا اور اس کا اثر تین دن تک جاری رہا۔

احباب کو اطلاعات کی فراہمی

یہ بے بنیاد اور تکلیف دہ خبر سنتے ہی جماعتوں کو ہر ممکن ذریعے سے حضور کے بخیریت ہونے کی اطلاع جلد سے جلد پہنچانے کے انتظامات کئے گئے۔ اس موقعہ پر "الفضل" کا ایک غیر معمولی نمبر بھی شائع کیا گیا۔ اسٹیشن ماسٹر صاحب اور سب پوسٹ ماسٹر صاحب قادیان اور ان کے عملے نے بھی پورا پورا تعاون کیا۔ لیکن اس کے باوجود جہاں جہاں اطلاع تاخیر سے پہنچی اور جو احباب یہ خبر کان میں پڑتے ہی قادیان کی طرف روانہ ہو گئے تھے وہ قادیان پہنچ گئے۔ چنانچہ ۳ر جون کی صبح کی گاڑی سے گوجرانوالہ نواں شہر ضلع جالندھر، فیصل آباد، چوہڑ کانہ اوکاڑہ منٹگمری (حال ساہیوال) وغیرہ مقامات سے احمدی قادیان پہنچ گئے۔

احباب کی دیوانگی

جو احباب یہ افواہ سن کر دیوانہ وار گھروں سے چل دیئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ شدتِ غم والم میں از خود رفتہ ہو جانے کی وجہ سے انہیں یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ ان کے ساتھ گاڑی میں کون لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور وہ کس کس اسٹیشن سے گذر رہے ہیں بعض لوگوں کے وفورِ غم و اندوہ کی وجہ سے آنسو بھی نہ نکلتے تھے بس ایک بیہوشی کا سا عالم تھا۔ اور جب راستہ میں کسی نے اس خبر کے غلط ہونے کا ذکر کیا تو بے اختیار خوشی سے آنسو نکل آئے لیکن پھر خوشی اور مسرت کا یہ عالم تھا کہ اس کا برداشت کرنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ جس طرح غم و اندوہ کا کوئی اندازہ نہ تھا اسی طرح اب خوشی کی بھی کوئی حد نہ رہی تھی۔

لیکن باوجود یہ کہ انہیں راستہ میں ہی حضور کی خیریت کا علم ہو چکا تھا اور وہ اسے صحیح بھی سمجھ گئے تھے تاہم صبر نہیں کر سکتے تھے۔ تاوقتیکہ حضور کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کا بیان ہے۔ کہ میں جو راستہ پر بیٹھتا ہوں ان آنے والوں کو دیکھتا تھا کہ وہ محبت اور اخلاص کے پیکر ہیں انہیں دورانِ سفر اس خبر کا افتراء ہونا معلوم ہو چکا تھا۔ مگر ان کی بیقراری ہر آن بڑھ رہی تھی اور یہ صرف اعجازِ محبت تھا یہ دوست اپنی بے قراری میں قصرِ خلافت کی طرف بھاگے جا رہے تھے میں نے دیکھا کہ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے اس سفر میں نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ اب طبعی تقاضوں پر بھی محبت کا غلبہ تھا جب تک انہوں نے اپنے امام کو دیکھ نہ لیا اور مصافحہ اور معانقہ کی سعادت حاصل نہ کر لی ان کے دلِ بے قرار کو قرار نہ آیا۔

(تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۲۲۹)

حضور کا اہم ارشاد

بالآخر یہ بتانا ضروری ہے کہ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے (باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

عبدالرحیم صاحب مالاباری کی یاد میں۔!

(ریٹائرڈ میجر سید محمود احمد شاہ صاحب کراچی)

احمدیہ ہال کراچی میں جمعہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۰ء کو اُن کی طبیعت کے متعلق کوئی آمدہ خبر دریافت کرنے پر عبدالمومن صاحب مالاباری نے یہ خبر سنائی کہ ۳۰ مارچ ۱۹۸۰ء کے روز عبدالرحیم صاحب مالاباری اپنے وطن میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

انتقال سے پیشتر چند ہفتے اُن پر بے ہوشی سی طاری رہنے کی اطلاع سننے میں آتی رہی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عبدالرحیم صاحب مالاباری ایک مخلص احمدی گھرانے کے مخلص فرد تھے۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے میٹرک قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے پاس کیا تھا یا اپنے وطن پایان گاڈی (کوئمبٹور) مالابار سے لیکن جب ۱۹۲۷ء میں یہ خاکسار کالج میں داخل ہوا اور احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہنے لگا تو عبدالرحیم صاحب اسلامیہ کالج لاہور کے فورتھ ایئر کے طالب علم تھے اور احمدیہ ہوسٹل میں سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی منصوری والوں کے ساتھ ایک ہی کمرہ میں رہتے تھے اور ہر دو اصحاب ہم جماعت بھی تھے۔ گرمیوں میں فجر، مغرب اور عشاء کی نمازیں آسمان تلے آپ کے کمرہ کے سامنے وسیع پلیٹ فارم پر چٹائیوں پر صوفی غلام محمد صاحب ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ سب کو باجماعت پڑھایا کرتے تھے اور اسی جگہ یہ خاکسار اذان بھی دیا کرتا تھا۔ دھوپ کے باعث بقایا دو نمازیں ظہر اور عصر کمرہ مسجد میں جمعیت کے تلے پڑھائی جاتی تھیں۔

عبدالرحیم صاحب مالاباری برادرم مکرم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب کے عزیز دوستوں میں سے تھے جو دو سال احمدیہ ہوسٹل میں رہ کر بوجہ دُوری پنجاب وٹرنری کالج کے ہوسٹل میں چلے گئے تھے لیکن اکثر ہر ہفتہ احمدیہ ہوسٹل آتے رہتے تھے۔ الفضل مؤرخہ ۱۰ مارچ ۱۹۸۰ء میں ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب کی یاد والے مضمون میں احمدیہ ہوسٹل لاہور میں ۱۹۲۷ء میں خاکسار نے اپنے جن سینئر اصحاب کے اسماء نوٹ کئے تھے اُن میں چوہدری غلام اللہ صاحب ادکاڑہ، چوہدری نصر اللہ صاحب لائلپور اور برکت اللہ صاحب اور احمد دین صاحب بھی تھے جبکہ ۱۹۲۸ء میں احمدیہ ہوسٹل میں آنے والے چوہدری عبدالواحد صاحب فاضل سنسکرت حال نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ بھی تھے اور چوہدری محمد نواز صاحب گوندل سیالکوٹ والے بھی ۱۹۲۸ء میں ہوسٹل آئے تھے۔

اتفاق ایسا ہوا کہ خاکسار کو اسلامیہ کالج میں پروفیسر خواجہ دل محمد صاحب ایم۔اے کے ٹیوٹوریل گروپ میں شامل کیا گیا جس میں عبدالرحیم صاحب مالاباری پہلے سے تھے اور قاضی عبدالرحمٰن صاحب جنید ہاشمی بھی میرے ساتھ اسی گروپ میں شامل کئے گئے۔ گروپ کے سیکرٹری بشیر احمد صاحب اور وائس پریذیڈنٹ محمد اقبال حسین صاحب کثرتِ رائے سے منتخب ہوئے جو دونوں بڑے بوٹڈ سوٹڈ ٹک ٹائی لگانے والے اور بڑے نیشن ایبل اور ڈینڈی تھے۔ ان کے برعکس عبدالرحیم صاحب مالاباری سادہ لباس والے تھے اور میں نے انہیں ہمیشہ شلوار قمیص، کوٹ میں اور بالوں والی ٹوپی اوڑھے دیکھا۔ لیاقت میں منتخب شدہ عہدیداران عبدالرحیم مالاباری صاحب سے کمتر درجہ کے تھے اس لئے عبدالرحیم مالاباری صاحب اُن کے ساتھ بہت فری اور آزادانہ گفتگو کرتے لیکن نہ کبھی کوئی عہدہ لینے کی کوشش کی اور نہ کبھی منتخب شدہ عہدیداران کی خلاف ورزی یا مخالفت کی بلکہ سینئر ہونے کے باوجود انہیں سالانہ گروپ فوٹو میں بھی پچھلی تیسری قطار میں کھڑے ہوتے فوٹو کھنچاتے دیکھا مگر کبھی کرسی کی نشست کا لالچ نہ کیا۔

ایک مرتبہ پروفیسر خواجہ دل محمد صاحب نے اپنے ٹیوٹوریل گروپ کو اپنے مکان واقع برانڈرتھ روڈ پر مدعو کیا۔ بعض کالجیٹ جنہیں علم تھا کہ خواجہ صاحب علاوہ ریاضی دان ہونے کے شاعر بھی ہیں اُنہوں نے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ ہمیں اپنی کوئی نظم سنائیے جس پر خواجہ صاحب نے انگریزی میں کہا Poets are not wanted these days! یعنی اس زمانہ میں شعراء کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن جب طلباء نے اصرار کیا تو خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایسی فرمائش کی گئی کہ شعراء اپنی نظم اُردو زبان میں لکھیں لیکن اس کی طرز پنجابی ہو تو میں نے جو نظم لکھی تھی وہ سناتا ہوں اور بڑی بلند آواز سے اور خوش الحانی سے ازبر شدہ نظم سنائی جس کا مطلع یہ تھا

پی گائے کا شیر میٹھا گھول کے
کر دنیا تسخیر میٹھا بول کے

پھر آوازہ آیا کہ "لب رادی" کی نظم بھی سنائی جائے۔ خواجہ صاحب نے سکندر خان صاحب کو سنانے کا اشارہ کیا جو انہوں نے ازبر شدہ خوش الحانی سے سنائی جس کا پہلا مصرع یہ تھا ؎

اِی اے لبِ رادی بتا کچھ رفتگاں کا ماجرا

خواجہ صاحب انہیں کہنے لگے کہ میں نے اس نظم کے آخر میں چند بند کا اضافہ کیا ہے وہ بھی میں آپ کو دوں گا وہ بھی حفظ کر لینا۔ میں نے اپنے کالج کے زمانہ میں دو افراد کو پایا جنہیں قدرت نے بہت غضب کا حافظہ عطا فرمایا تھا۔ ایک تو یہ سکندر خان صاحب تھے اور دوسرے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی ایڈووکیٹ بہرحال ۱۹۲۷ء میں یہ سکندر خان صاحب بھی عبدالرحیم صاحب مالاباری کے کلاس فیلو تھے اور فورتھ ایئر میں تھے۔

خواجہ صاحب نے کہا کہ میرے ٹیوٹوریل گروپ کا نام تجویز کرنا ہے آپ سب اپنی تجاویز بتاؤ۔ اگرچہ میں نیا نیا کالج میں آیا تھا مگر میں نے تجویز پیش کر دی کہ "HAPPY WARRIORS" نام رکھا جائے اور میری تجویز کثرت رائے سے منظور ہو گئی۔ جب خواجہ صاحب کے مکان سے ہم لوگ واپس ہوئے تو سکندر خان صاحب نے مجھ سے پوچھا کیا تم احمدی ہو؟ میں نے کہا "ہاں"۔ کہنے لگے "میں بھی نیا احمدی ہوں"۔ مجھے بہت تعجب ہوا میں نے پوچھا، آپ کے احمدی ہونے کی کیا کہانی ہے کہنے لگے کہ میں علیگڑھ میں پڑھتا تھا۔ وہیں سے میں نے تقرر ایئر پاس کیا تھا۔ میں رہنے والا تو امرتسر کا ہوں مگر گرمیوں کی چھٹیوں میں قادیان کے قریب ماڑی بچی ایک گاؤں ہے وہاں میرے رشتہ دار چچا یا ماموں وغیرہ رہتے تھے۔ وہ گاؤں کے نمبردار بھی تھے۔ میں ان کے ہاں ملنے گیا۔ میں گھوڑ سواری اچھی جانتا تھا اور مجھے اپنے میں یقین بھی تھا۔ اُن کی ایک بہت اعلیٰ گھوڑی تھی۔ میں اُس پر سواری کے شوق میں سوار ہو گیا۔ سرپٹ دوڑانے لگا تو گھوڑی سے گر گیا اور میرے پاؤں میں سخت موچ آگئی کئی ہفتے بستر پر گاؤں میں ان کے گھر میں پڑا علاج کراتا رہا۔ پڑھے لکھے آدمی کو روزانہ کے اخبار رسالے ہاتھ نہ آئیں تو جینا مشکل ہو جاتا ہے۔ گاؤں میں یہ چیزیں کہاں میسر۔ میری چارپائی کے کمرہ میں ایک بڑی الماری تھی جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب بھری تھیں کیونکہ میرے میزبان رشتہ دار بھی تھے۔ میں فارغ الوقت تھا۔ الماری سے ایک کتاب اٹھاتا اور ختم کر کے دوسری کتاب پڑھ ڈالتا۔ پھر تیسری اور اسی طرح کئی کتب پڑھ ڈالیں۔ سب باتیں دل کو لگتی گئیں تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لی اور میں احمدی ہو گیا۔ یہ صاحب کالج کے سٹیج سپیکر بھی تھے۔ نعتیں بھی کالج میں پڑھتے تھے۔ احمدیہ انٹر کالجیٹ کی میٹنگ میں کبھی کبھی آتے تھے اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی نظر آتے۔ بی۔اے کے بعد بی۔ٹی پاس کر کے قصور میں ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر ہو گئے۔ جنگِ عظیم دوم میں ایجوکیشن کور میں کمشنڈ افسر بن گئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد آرمی سے کیپٹن کے عہدے سے ریلیز لے کر مسٹر ایس۔ایم شریف کی مدد سے راولپنڈی ڈویژن کے انسپکٹر آف سکولز کے عہدہ پر فائز ہو گئے۔ ریٹائرڈ ہو کر سرسید سکول راولپنڈی کے ہیڈ ماسٹر

(باقی صفحہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ ۱۶ ستمبر تا ۲۳ ستمبر ۱۹۷۹ء میں تعمیر مساجد کے فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا دس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم	محمود مجیب احمد صاحب اصغر	اسلام آباد	۲۰۰،۰۰ روپے
"	میجر شاہد احمد صاحب	کوئٹہ	۳۰،۰۰ "
مکرمہ	اہلیہ صاحبہ عبدالرؤف صاحب لودھی	"	۱۰۰،۰۰ "
مکرم	عبدالشکور خان صاحب ابن عبدالرحمٰن خان صاحب	کوئٹہ	۱۰،۰۰ "
"	شاہد اقبال صاحب ابن ڈاکٹر عبدالحمید خان صاحب	"	۱۵،۰۰ "
"	عبداللہ صاحب ابن میاں احمد صاحب	"	۲۰،۰۰ "
"	مبین الحق خان صاحب	"	۱۰،۰۰ "
	جماعت احمدیہ گھنو کے بجہ	ضلع سیالکوٹ	۱۵،۵۰ "
"	قریشی غلام رسول صاحب ترگڑی	ضلع گوجرانوالہ	۲۰،۰۰ "
"	عبداللطیف صاحب جھکڑ	ضلع میانوالی	۲۰،۰۰ "
	جماعت احمدیہ مجوکہ	ضلع سرگودھا	۴۵۴،۵۰ "
"	غلام رسول صاحب منڈی بہاؤالدین	ضلع گجرات	۲۰،۰۰ "
	جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد	ضلع بہاولنگر	۲۹،۳۷ "
"	قریشی محمد جمیل صاحب سکھیکی منڈی	ضلع گوجرانوالہ	۲۰،۰۰ "
مکرمہ	شاہدہ پروین صاحبہ بنت پروفیسر محمد ابراہیم صاحب	ربوہ	۲۰،۰۰ "
"	اہلیہ محمد مختار صاحب	دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰،۰۰ "
	جماعت احمدیہ چک ۴۱	ضلع فیصل آباد	۲۰،۰۰ "
	" " چک ۲۷۸ شیرکا	"	۲۸،۶۰ "
مکرم	محمد انوار صاحب ابڑو	ہتھم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ	۷۵،۰۰ "
	جماعت احمدیہ وزیر آباد	ضلع گوجرانوالہ	۲۰،۰۰ "
"	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	گول بازار ربوہ	۵۲،۰۰ "
"	ملک محمد اکرم صاحب	کارکن دفتر وصیت "	۱۸،۰۰ "
"	مولوی محمد جمیل صاحب	کارکن دفتر محاسب "	۱۲،۰۰ "
"	رانا عبدالحمید صاحب	ہیڈ ڈریسر اقصیٰ روڈ "	۲۱،۰۰ "
"	محمد الدین صاحب	پنجاب ہیڈ ڈریسر " "	۲۵،۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

بقیہ صفحہ ۵ :-

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

احباب جماعت کو یہ اہم نصیحت فرمائی۔

"جہاں خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو اخلاص کے اظہار کا موقع دیا وہاں یہ بھی بتا دیا کہ انسان آخر انسان ہی ہے خواہ وہ کوئی ہو اور ایک نہ ایک دن اسے اپنے مخلصین سے جدا ہونا پڑتا ہے اس بات کو ... اس لئے بھی خدا تعالیٰ نے جماعت کو کرا دیا۔ اس سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ خلیفہ سے جماعت کو جو تعلق ہے وہ جماعت ہی کی بہتری اور بھلائی کے لئے ہے اور جو بھی خلیفہ ہو اس سے تعلق ضروری ہے یاد رکھو اسلام ... احمدیت کی حفاظت سب سے مقدم ہے اور جماعت کو تیار رہنا چاہیئے کہ جب تک خلفاء کی وفات پر جماعت اس شخص پر جو سب سے بہترین خدمت دین کر سکے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے اور اس سے الہام پانے کے بعد متفق ہو جائے گی۔ انتخاب خلافت سے بڑی آزمائش مسلمانوں کے لئے اور کوئی نہیں یہ ایسا ہے جیسے باریک دھار پر چلنا۔ ذرا سا قدم لڑکھڑانے سے انسان دوزخ میں جا گرتا ہے۔ غرض انتخاب خلافت سب سے بڑھ کر ذمہ داری ہے۔ جماعت کو اس بارے میں اپنی ذمہ داری پہچاننی چاہیئے" (ص ۲)

ریلی اطفال اور یوم اطفال

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس اطفال الاحمدیہ دارالعلوم جنوبی ربوہ کو ۱۷، ۱۸، ۱۹ مئی ۱۹۸۰ء کو اطفال کی ریلی منعقد کرنے کی توفیق ملی اس میں مختلف علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے جن میں اطفال نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔

مورخہ ۲۴ مئی کو تقریب یوم والدین منائی گئی جس میں مستورات کے لئے مسجد میں پردہ کا انتظام کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مجلس اطفال الاحمدیہ کی کارکردگی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ اس تقریب میں محترم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ نے بچوں اور ان کے والدین کو اپنی بے بہا قیمتی اور تربیتی نصائح سے نوازا۔ اس کے بعد ناظم صاحب اطفال مکرم محترم خواجہ عبدالمومن صاحب نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا اور مجلس کی کارکردگی کی تعریف کی۔ آخر میں محترم مولوی صاحب نے بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور آپ کی دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔

(منتظم اطفال دارالعلوم جنوبی ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) برادرم مکرم ملک محمد الٰہی صاحب آف سمبڑیال جو بدین (سندھ) میں کاروبار کیا کرتے تھے۔ ۷/۸ اپریل کی درمیانی شب وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت شریف النفس، کم گو، بے ضرر اور مخلص احمدی تھے۔ ہر موقعہ پر جماعت کے وقار کا خیال رکھتے تھے۔ مالی قربانی میں بھی بشاشت قلب کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں جن میں سے دو غیر شادی شدہ ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(رحمت اللہ شاکر ۶۲۱ پورن نگر سیالکوٹ)

(۲) ۲۳ مئی کو میرے تایازاد بھائی چوہدری ذوقی احمد صاحب و اہلیہ بعمر ۲۸ سال اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم صلح پسند منکسر المزاج اور حلیم الطبع تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ادیبہ چوہدری دارالرحمت وسطی ربوہ)

بقیہ صفحہ ۶ :-

عبدالرحیم صاحب مالاباری کی یاد میں

ہو گئے اور پھر پریذیڈنٹ ایوب نے انہیں سرسیّد کالج راولپنڈی کینٹ کا پرنسپل مقرر کر دیا اور اسی عہدہ سے دوبارہ ریٹائرڈ ہوئے۔ ان کی بیٹی کے ساتھ مہلک حادثہ ہو گیا اور اس کی وفات کے صدمہ سے طبیعت پر بہت برا اثر پڑا اور چند سال بعد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

درخواستِ دعا

والد مکرم دین محمد صاحب آف چیاں والی بنگلہ ضلع گوجرانوالہ بعض خارجی کی وجہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ جسمانی کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالقیوم چیاں والی بنگلہ ضلع گوجرانوالہ)

ص ۳ (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم ص ۲۲۴)

(مرتب :- یوسف سہیل شوق ربوہ)

خلاصہ خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ اوّل

کے لئے ہی میں نے تعلیم کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ اور اسے اس منصوبہ پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی تلقین کی ہے۔ اس ضمن میں حضور نے بعض لوگوں کی ایک غلط فہمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف روحانی باتیں ہی قرآن میں مذکور ہیں۔ ان کے نزدیک روحانی علوم اور مادی علوم میں بعد المشرقین پایا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ انداز فکر ہرگز درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روحانی علوم اور مادی علوم میں کوئی تفریق نہیں کی بلکہ انہیں ایک دوسرے کا ممد و معاون قرار دیا ہے۔ اسی لئے اس نے قرآن مجید میں روحانی مظاہر کو ہی نہیں بلکہ دنیا میں رونما ہونے والی ہر مادی تبدیلی کو بھی اپنا ایک نشان قرار دیا ہے۔ اور ہر دو کے لئے آیات کا لفظ استعمال فرمایا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہر دو قسم کے علوم میں دسترس حاصل کرنے کے لئے قرآن کو پڑھنا اور اس کے منشاء کو سمجھنا اور اس کے معارف سے آگاہی حاصل کرنا ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ ہر شخص قرآن پڑھے۔ سو تفسیر صغیر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن اور دیگر مستند تفاسیر خود بھی پڑھو اور اپنے بچوں کو بھی پڑھاؤ۔ اور بچوں میں یہ عادت ڈالو کہ وہ خود شوق سے ان بنیادی کتب کا مطالعہ کریں۔ پھر میں نے کہا ہے کہ قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے اور اس میں بیان کردہ حقائق پر غور کرنے کے لئے ہمارا ہر بچہ میٹرک ضرور پاس کرے۔ پھر میں نے یہ بھی کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے بچوں کو تحصیل علم کی جو قوتیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ ان کی نشوونما کا ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ کسی باصلاحیت بچے کی تعلیمی ترقی میں عدم وسائل کی بناء پر روکاوٹ نہ پڑے بلکہ وہ اپنی صلاحیت کے مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ صلاحیت حاصل کر سکے۔

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ میرا اندازہ ہے۔ کہ اس تعلیمی منصوبہ پر عمل پیرا ہونے میں جماعت ہائے احمدیہ کو جتنی کوشش کرنی چاہیئے تھی۔ انہوں نے اس کا دسواں حصہ کوشش بھی نہیں کی ہے۔ ہماری جماعت میں میرے اندازے کے مطابق ایک لاکھ پڑھنے والے بچے ہیں۔ جبکہ اب تک بچوں کی طرف سے اندازاً دس پندرہ ہزار خطوط موصول ہوئے ہیں۔ تعلیمی منصوبہ کے ضمن میں میں نے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ جماعتی زندگی کے لحاظ سے معمولی باتیں نہیں ہیں۔ اسلام کے موعودہ غلبہ میں ان چیزوں کا بڑا حصہ ہے۔

حضور نے فرمایا ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ سمجھے کہ اس کی زندگی کا کیا مقصد ہے۔ اور اسے دنیا میں کیا کرنا ہے۔ عمل اور جدوجہد کا تعلق مقصد سے ہے۔ مقصد جتنا بلند ہوگا۔ اس کے لئے عمل اور جدوجہد بھی اتنی ہی زیادہ کرنی ہوگی۔ جسے زمین سے آسمانوں کی رفعتوں میں جا کر اپنے رب کا پیار حاصل کرنا ہو۔ اس کے لئے تو بہت زیادہ کوشش کرنی چاہیئے

خطبہ کے شروع میں حضور نے اپنی موجودہ علالت کا ذکر فرما کر اپنی صحت یابی اور دین کی مقبول خدمت کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ اور خطبہ کے آخر میں پھر دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو صحت دے اور صحت سے رکھے۔ اور پیار اور محبت کے رنگ میں ہمارے دلوں کے اندر یہ جذبہ اور یہ لگن ہمیشہ قائم رہے کہ ہم نے بنی نوع انسان کو ہلاکت سے بچانا ہے اور انہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔

نماز جمعہ کے ساتھ حضور نے نماز عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔

خدمت دین کے لئے آمادہ

احمدی ڈاکٹر صاحبان متوجہ ہوں

دنیا کے کسی بھی ملک میں مقیم احمدی ڈاکٹر صاحبان جو تحریک جدید کے ماتحت بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے آمادہ ہوں۔ اور کم از کم تین سال کے لئے اپنی خدمات پیش کر سکتے ہوں وہ فوری طور پر وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ سے رابطہ قائم کر کے اپنے حالات و کوائف سے آگاہ کریں۔

جماعتوں کے امراء صاحبان اور دوسرے احباب سے بھی گزارش ہے کہ اگر وہ ایسے ڈاکٹر صاحبان کو جانتے ہوں جو ان کے نزدیک اس خدمت کے اہل ہیں تو وہ انہیں اس اعلان کے مضمون سے آگاہ کریں۔ اور وکالت تبشیر کو بھی ان کے نام و پتہ سے مطلع کریں۔

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

فری کوچنگ کلاسز

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور فیصل آباد گرمیوں کی چھٹیوں میں ایف ایس سی کے طلباء کے لئے ربوہ میں فری کوچنگ کلاسوں کا انتظام کر رہی ہے۔ جس میں فزکس کیمسٹری، بیالوجی، الجبرا اور انگلش پڑھانے کا انتظام ہوگا۔ خواہشمند طالب علم درج ذیل ایڈریس پر رابطہ قائم کریں۔

عبدالرشید زاہد انچارج کوچنگ کلاسز
مکان نمبر ۳۵/۵ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب جاوید نمبر ۳۵ سال پسر حاجی چوہدری علم الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۹۳ ہارون آباد مورخہ ۲۲/۵ بوقت مغرب احمد نگر سے سائیکل پر آتے ہوئے اچانک بس کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہونے پر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مخلص نوجوان اور عرصہ چار سال سے ربوہ میں تجارت کرتے تھے۔ مرحوم نے بوڑھے والدین ایک بیوہ دو بچے اور ایک کمسن بچی بطور یادگار چھوڑے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید

اکسیر گلٹی پستان
اکسیر کنار
تریاق زہرباد
ودیگر ۱۱۹ اکسیرات حیوانات
فی پیکٹ -/۲ درجن -/۱۸ گرس ۲۰۱/۶۰
پونس علاوہ۔ حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
پاکستان۔ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس — ربوہ — فون ۶۰۶/۶۰۷
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

سید تبسم حسین شاہ صاحب کی یاد میں

از محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ

مکرم فقیر محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گلگت نے لکھا ہے کہ ہمارے مال مکرم سید تبسم حسین شاہ صاحب لاہور سے تبدیل ہو کر بطور سب ڈویژنل مجسٹریٹ ماہ اگست میں آئے تھے۔ یہ ابھی ۲۹ اپریل کو یہاں پانی میں ڈوب کر فوت ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دو بچے چھوڑے ہیں۔ مرحوم جماعتی کاموں میں اور چندوں میں باقاعدہ اور فراخ دل اور پیش پیش تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اہلیہ اور بچگان کا خود ہی حافظ و ناصر رہے آمین

درخواست دعا: میرے چھوٹے بھائی چوہدری محمد علی خان صاحب سیکرٹری مال چک ۶۰ کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کامل عطا فرمائے۔ ناظر علی خان صدر جماعت احمدیہ چک ۶۰ کھیم سنگھ والا فیصل آباد

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ
بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون دفتر ۵۰۰ فون رہائش ۴۰۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah